

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۗ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝<sup>١</sup> الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ  
 خَشِعُونَ ۝<sup>٢</sup> وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝<sup>٣</sup> وَالَّذِينَ  
 هُمُ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝<sup>٤</sup> وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝<sup>٥</sup> إِلَّا  
 عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝<sup>٦</sup> فَمَنْ  
 ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝<sup>٧</sup> وَالَّذِينَ هُمْ  
 لِأَمَانَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝<sup>٨</sup> وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝<sup>٩</sup>  
 أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝<sup>١٠</sup> الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرَادُوسَ ۖ هُمْ فِيهَا  
 خَالِدُونَ ۝<sup>١١</sup> وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۝<sup>١٢</sup>  
 ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝<sup>١٣</sup> ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً  
 فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ  
 لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝<sup>١٤</sup>  
 ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝<sup>١٥</sup> ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝<sup>١٦</sup>  
 وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقٍ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝<sup>١٧</sup>

سورۃ المؤمنون کی ہے

**سورت کی بعض مقاصد:** اہل ایمان کی کامیابی اور کافروں کے خسارے میں پڑنے کا بیان۔

**تفسیر:** ① اللہ پر ایمان لانے والے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والے اپنا مطلوب حاصل کرنے میں اور جس سے وہ ڈرتے تھے، اس سے نجات پانے میں کامیاب ہو گئے۔

② یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز میں خشوع اور عاجزی اختیار کرنے والے ہیں کہ اس میں ان کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ پرسکون رہتے ہیں اور ان کے دل ہر طرح کے شغل سے خالی رہتے ہیں۔

③ اور وہ جو ہر طرح کے باطل، تمام فضولیات اور نافرمانی پر مبنی اقوال و افعال سے منہ پھیر لینے والے ہیں۔

④ اور وہ جو اپنے آپ کو گھٹیا کاموں سے پاک رکھنے والے اور اپنے مال پاک کرنے کے لیے باقاعدگی سے زکاۃ ادا کرنے والے ہیں۔

⑤ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو زنا، لواطت (لڑکوں سے بد فعلی) اور نوحش حرکات سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں، چنانچہ وہ پاک باز اور طاہر ہیں۔

⑥ سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، کیونکہ ان سے جنسی تعلقات وغیرہ قائم کر کے لذت حاصل کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔

⑦ پھر جس نے بیویوں اور اپنی زیر ملکیت لونڈیوں کے علاوہ جنسی تسکین کا کوئی راستہ اختیار کیا تو وہ اللہ کا حلال کیا ہوا فائدہ اٹھانے کا راستہ چھوڑ کر حرام کی طرف جانے کی وجہ سے اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں پار کرنے والا ہے۔

⑧ اور وہ جنہیں اللہ تعالیٰ کسی چیز پر امین بنائے یا اس کے بندے کوئی امانت انہیں سونپیں تو وہ اس کی پوری طرح حفاظت کرنے والے ہیں، اسے ضائع نہیں کرتے اور وہ اپنے وعدوں کی بھی پاسداری کرنے والے ہیں۔ دونوں چیزوں کو پوری

طرح ادا کرتے ہیں۔

⑨ اور وہ جو اپنی نمازیں ہمیشہ، بروقت اور ارکان و واجبات اور مستحبات (جائز امور) کے ساتھ ادا کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

⑩ انہی مذکورہ صفات والے لوگ ہی وارث ہیں۔

⑪ جو اعلیٰ ترین جنت کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جہاں ان کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

⑫ یقیناً ہم نے تمام انسانوں کے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس کی مٹی اس جو ہر سے لی گئی جو پانی اور مٹی کے گارے سے لیا گیا تھا۔

⑬ پھر ہم نے ان کی اولاد کو بذریعہ سلسلہ تناسل نطفہ سے پیدا کیا جو پیدائش تک رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے۔

⑭ پھر ہم نے ماں کے رحم میں قرار پکڑنے والے اس نطفہ کو سرخ کو تھڑے کی شکل دی، پھر اس سرخ کو تھڑے کو گوشت کے چپائے ہوئے ٹکڑے جیسا کر دیا، پھر اس گوشت کے ٹکڑے سے مضبوط ہڈیاں پیدا کیں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر اس میں روح پھونک کر اور اسے دنیا کی زندگی کی طرف باہر نکال کر اس کی ایک دوسری بناوٹ بنا دی۔ سو برکتوں والا ہے وہ اللہ جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔ ⑮ پھر تم اے لوگو! یہ تمام مرحلے طے کرنے کے بعد ایک دن ضرور مچاؤ گے جب تمھاری مدت پوری ہو جائے گی۔ ⑯ پھر اپنی موت کے بعد قیامت کے دن بلاشبہ تم اپنی قبروں سے اٹھائے جاؤ گے تاکہ ان اعمال کے بارے میں تمھارا محاسبہ ہو جو تم نے آگے بھیجے۔ ⑰ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور ہم اپنی مخلوق سے غافل ہیں نہ اسے بھولنے والے ہیں۔

**نوائد:** ❀ کامیابی کے مختلف اسباب ہیں۔ ان کی معرفت اور انہیں بروئے کار لانے کی حرص نہایت اچھی بات ہے۔ ❀ درجہ بدرجہ تخلیق اور مرحلہ وار شریعت کا نزول اللہ تعالیٰ کا دستور اور قانون ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَتْهُ فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهٖ لَقَدِيرُونَ ﴿١٨﴾ وَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ نَّجِيلٍ ۖ وَ

أَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَاوَاكِهِ كَثِيرَةٌ ۖ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً

تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالذَّهْنِ ۖ وَصَبْغٍ لِللَّاكِلِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّتُسْقِیَکُمْ مِّمَّا فِی بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا

مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ ۖ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْکِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ لِقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلَّا

الْبَشَرُ مِثْلُکُمْ بَرِیدٌ ۖ أَن یَتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ

مَلَائِکَةً ۖ فَاسْمِعْنَا بِهِذَٰلِیٰ أَبَآئِنَا الْأَوَّلَیْنَ ۖ إِن هُوَ إِلَّا رَجُلٌ

بِهٖ جَنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِجِّینَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِی بِمَا کَذَّبُونِ ﴿٢٥﴾

فَأَوْحَيْنَا إِلَیْهِ أَن اصْنَعِ الْفُلْکَ بِأَعْیُنِنَا ۖ وَحِینًا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُکْ ۖ فِیْهَا مَن مِّنْ

زَوْجِیْنِ اثْنَیْنِ ۖ وَأَهْلَکَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ ۖ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تَخَاطَبُنِیٰ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٢٦﴾

﴿١٨﴾ اور ہم نے ضرورت کے مطابق آسمان سے بارش کا پانی اتارا، نہ زیادہ کہ بگاڑ پیدا کرے اور نہ تھوڑا کہ کافی نہ ہو، پھر ہم نے اسے زمین میں ٹھہرا دیا جس سے انسان اور چوپائے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یقیناً ہم اس پر خوب قادر ہیں کہ اس پانی کو (گہرائی میں) لے جائیں اور تم فائدہ نہ اٹھا سکو۔

﴿١٩﴾ اسی پانی کے ذریعے سے ہم نے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیے کہ ان میں تمہارے لیے مختلف شکلوں اور رنگوں کے بہت سے پھل لگتے ہیں، جیسے انجیر، انار اور سیب اور انھی میں سے تم کھاتے ہو۔

﴿٢٠﴾ اسی پانی سے ہم نے تمہارے لیے زیتون کا درخت پیدا کیا جو طور سینا پہاڑ کے خطے سے نکلتا ہے۔ یہ تیل پیدا کرتا ہے جو اس کے پھل سے نکلتا ہے۔ وہ تیل روٹی وغیرہ پر لگانے کے لیے اور بطور سالن استعمال ہوتا ہے۔

﴿٢١﴾ اے لوگو! بلاشبہ تمہارے لیے ان چوپایوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) میں بہت بڑی عبرت اور دلیل ہے کہ تم ان سے اللہ کی قدرت اور اپنے اوپر اس کے لطف و کرم کی دلیل پڑ سکتے ہو۔ ہم تمہیں ان چوپایوں کے پیٹوں میں سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار اور مزیدار ہے اور تمہارے لیے ان میں اور بھی بہت سے منافع ہیں جن کے ذریعے سے تم ان سے فائدہ اٹھاتے ہو، جیسے سوار ہونا، ان کی اون، پشم اور بال استعمال کرنا اور ان میں سے کچھ کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔

﴿٢٢﴾ ان چوپایوں میں سے اونٹ پر تم خشکی میں سوار ہوتے ہو اور سمندر میں تم کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔

﴿٢٣﴾ یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ انھیں اللہ کی طرف بلا تے رہے اور انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

﴿٢٤﴾ تب ان کی قوم کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے چودھریوں اور سرداروں نے اپنے پیروکاروں اور عوام سے کہا: یہ جو خود کو رسول سمجھتا ہے، یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے جو تم پر فرضیت اور سرداری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہماری طرف کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو فرشتوں میں سے رسول بھیجتا، انسانوں میں سے نہ بھیجتا۔ ہم نے تو اس جیسا دعویٰ اپنے گلے باپ دادوں اور بڑوں میں سنا ہی نہیں۔

﴿٢٥﴾ اس شخص کو تو محض جنون ہے۔ اسے پتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہتا ہے، لہذا اس کا انتظار کرو حتیٰ کہ اس کا معاملہ لوگوں کے سامنے کھل جائے۔

﴿٢٦﴾ نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کی وجہ سے تو ان سے میرا بدلہ لے۔

﴿٢٧﴾ تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری ہدایات کے مطابق کشتی بنا۔ ہم تجھے بتائیں گے کہ وہ کیسے بنانی ہے، پھر جب انھیں ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آجائے اور روٹیاں پکانے والی جگہ، یعنی تور سے پوری قوت کے ساتھ پانی نکلنا شروع ہو جائے تو تو ہر زندہ چیز کا ایک جوڑا، یعنی زاور مادہ اس کشتی میں بٹھالے تاکہ نسل کا سلسلہ جاری رہے اور اپنے اہل (گھروالوں) کو بھی اس میں سوار کر لے، سوائے ان کے جن کی ہلاکت کا فیصلہ اللہ کی طرف سے پہلے سے ہو چکا ہے، جیسے تیری بیوی اور بیٹا (کنعان) اور جنھوں نے کفر کر کے ظلم کیا ہے، مجھ سے ان کے نجات پانے اور ہلاکت سے بچانے کی درخواست مت کرنا۔ وہ ہر صورت میں طوفان کے پانی میں غرق کر کے ہلاک کیے جائیں گے۔

**نوائے:** بارش برسانے اور اسے سرعام مفید بنانے سے اللہ تعالیٰ کے اس لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔

✽ زیتون کے درخت کی قدر و منزلت کا ذکر کیا گیا ہے۔

✽ مشرکوں کا پتھروں کو معبود قرار دینا اور بشر کی نبوت کا انکار کرنا، ان کی کم عقلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ کے اپنے رسولوں کی مدد کرنے کا ثبوت جس وقت امتوں نے ان کی تکذیب کی۔

فَإِذَا السُّوَيْبَاتُ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفَلَكَ فَكَلِّمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي نَجَّيْنَاكَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَبِّ انزِلْنِي مُنزلاً مُبْرَكاً  
وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾  
ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا  
مِّنْهُمْ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ  
الْمَلَائِكَةُ لِقَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا الْآخِرَةَ وَأَتْرَفْنَاهُمْ  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ  
وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذَا  
لَخَسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيْعِدُكُمْ أَنْكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنْكُمْ  
مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هِيَ هَاتَ هِيَ هَاتَ لِمَا تُوْعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنَّ هِيَ إِلَّا  
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِبَعْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ هُوَ  
إِلَّا رَجُلٌ إِفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ  
رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبْتَنِي ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لِيُصِيبَعَنَّ نَدِمِينَ ﴿٤٠﴾  
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبَعْدَ اللَّقْمِ  
الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٤٢﴾

344

﴿٢٨﴾ پھر جب تم اور تمہارے ساتھ نجات پانے والے اہل ایمان کشتی پر اطمینان سے سوار ہو جائیں تو کہنا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کافروں سے نجات بخشی اور انہیں ہلاک کر دیا۔  
﴿٢٩﴾ اور کہنا: میرے رب! مجھے مبارک جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

﴿٣٠﴾ بلاشبہ اس مذکورہ امر، یعنی نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دینے اور کافروں کو ہلاک کرنے میں بڑے واضح دلائل ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد کرنے اور انہیں جھٹلانے والوں کو تباہ و برباد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور یقیناً ہم قوم نوح کی طرف نوح علیہ السلام کو بھیج کر ان کا امتحان لینے والے ہیں تاکہ مومن اور کافر، نیز فرمانبردار اور نافرمان کا پتا چل جائے۔

﴿٣١﴾ پھر قوم نوح کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے ایک اور امت پیدا کی۔

﴿٣٢﴾ ہم نے ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جس نے انہیں اللہ کی طرف بلا تے ہوئے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اور اس کے حکم مان کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

﴿٣٣﴾ اس کی قوم کے ان وڈیروں اور سرداروں نے جنھوں نے اللہ کے ساتھ نعرہ کیا، آخرت اور اس میں ملنے والی جزا و سزا کو جھٹلایا اور ہم نے دنیاوی زندگی میں انہیں نواز کر جو خوشحال کیا تھا اس بات نے انہیں سرکش (باغی) بنا دیا۔ انھوں نے اپنے بیروکاروں اور عام لوگوں سے کہا: یہ تو تمہاری طرح انسان ہے۔ جس طرح کا کھانا تم کھاتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جس طرح کا پانی تم پیتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی پیتا ہے، اس لیے اسے تم پر کوئی امتیازی حیثیت اور نمایاں درجہ حاصل نہیں ہے کہ اسے تمہارا رسول بنا کر بھیجا جائے۔

﴿٣٤﴾ اگر تم نے کسی اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم سخت نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ اپنے معبودوں کو چھوڑ کر اس کی اطاعت سے

تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ ایسے شخص کی پیروی ہوگی جسے تم پر کوئی فضیلت نہیں۔ ﴿٣٥﴾ کیا یہ شخص جو خود کو رسول سمجھتا ہے، تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور گل سڑی ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تمہیں تمہاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟! کیا یہ بات عقل میں آتی ہے؟! ﴿٣٦﴾ نہیں، یہ بات تو بہت دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہیں تمہاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا جبکہ تم خاک میں مل چکے ہو گے اور تمہاری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوں گی۔

﴿٣٧﴾ زندگی تو بس دنیا ہی کی زندگی ہے، آخرت کی زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ ہمارے زندہ مر جاتے ہیں اور دوبارہ زندہ نہیں ہوتے اور دوسرے پیدا ہو جاتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں۔ ہمیں موت کے بعد قیامت کے دن حساب کے لیے قبروں سے نہیں نکالا جائے گا۔

﴿٣٨﴾ یہ شخص جو اپنے بارے میں تمہارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، بس ایسا شخص ہے جس نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر جھوٹا بندھا ہے اور ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

﴿٣٩﴾ رسول نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کا ان سے انتقام لے لے۔

﴿٤٠﴾ تب اللہ تعالیٰ نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: آپ کے لئے ہونے پیمانہ کو جھٹلانے والے یہ لوگ اپنی اس حرکت پر بہت جلد پچھتانے والے ہیں۔

﴿٤١﴾ بالآخر ان کے اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہونے کے باعث ایک سخت ہلاک کرنے والی چیخ نے انہیں پکڑ لیا اور ان کو تباہ و برباد کر کے کوڑے کرکٹ کی طرح بنا دیا۔ سو ظالم لوگوں کے لیے تباہی ہے۔

﴿٤٢﴾ پھر انہیں ہلاک کرنے کے بعد ہم نے کئی دوسری قومیں اور امتیں پیدا کیں، جیسے: قوم لوط، قوم شعیب اور قوم یونس وغیرہ۔

**نوائے:** ﴿٤٢﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ﴿٤٣﴾ دنیاوی خوشحالی و غفلت اور رفق سے منہ پھیرنے کے اسباب میں سے ہے۔ ﴿٤٤﴾ کافر کا انجام پچھتاوا اور خسارہ ہے۔ ﴿٤٥﴾ ظلم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٣٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا  
رُسُلَنَا تَتْرًا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةٌ رَّسُولَهَا كَذَّبُوهُ فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ  
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثًا فَبَعْدَ الْقَوْمِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ  
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٣٥﴾  
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٣٦﴾ فَقَالُوا  
أَنْتُمْ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عِبَدُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَدَّ بُوهُمَا  
فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٣٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ  
يَهْتَدُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ  
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ  
وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٤١﴾ وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً  
وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٤٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا  
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرَهُمْ فِي غَمَرَتِهِمْ حَتَّىٰ  
حِينٍ ﴿٤٤﴾ أَيْحَسِبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَّالٍ وَنَبِينٍ نَسَارِعُ  
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشِيَةِ  
رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٤٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٤٧﴾

43 ان جھٹلانے والی امتوں میں سے کوئی امت اپنی ہلاکت کے وقت مقرر سے آگے بڑھ سکی نہ پیچھے ہی رہ سکی، خواہ اس کے پاس کتنے ہی وسائل و اسباب تھے۔

44 پھر ہم نے ایک دوسرے کے بعد پے در پے اپنے رسول بھیجے۔ ان امتوں میں سے جب بھی کسی امت کے پاس اس کی طرف بھیجا گیا رسول آیا، انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انھیں ایک دوسرے کے بعد ہلاک کر دیا اور ان کا وجود اس طرح ختم کیا کہ وہ صرف لوگوں کے لیے افسانہ بن کر رہ گئے۔ سو ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے رسولوں کے، ان کے رب کی طرف سے لائے ہوئے پیغام پر ایمان نہیں لاتے۔

45 پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نونیاں (عصا، يد بیضاء، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، طوفان، قحط سالی، پھلوں کی کمی) دے کر بھیجا اور واضح دلائل عطا کیے۔

46 ہم نے ان دونوں کو فرعون اور اس کی قوم کے ڈیڑیوں کی طرف بھیجا تو انھوں نے تکبر کیا اور ایمان کے حوالے سے ان کی بات نہ مانی اور وہ لوگوں پر ظلم و زیادتی کر کے چڑھ دوڑنے والی قوم تھی۔

47 انھوں نے کہا: کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لائیں جنہیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) ہماری اطاعت کرنے والے اور ہماری ماتحتی کرنے والے ہیں!؟

48 چنانچہ انھوں نے اسے جھٹلا دیا جو وہ دونوں اللہ کے پاس سے لائے تھے تو اس جھٹلانے کے سبب انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

49 ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات دی تاکہ اس کے ذریعے سے ان کی قوم حق کی طرف راہ پکڑے اور اس پر عمل کرے۔

50 ہم نے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) اور ان کی والدہ مریم (علیہا السلام) کو اپنی قدرت کی دلیل اور عظیم نشانی بنا دیا، چنانچہ ان کے ہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کا بغیر باپ کے حمل ٹھہرا اور ہم نے انھیں زمین سے ایک بلند جگہ پر ٹھکانا دیا جو رہائش کے لیے نہایت مناسب اور ہموار تھی اور وہاں پانی کا ایک جدید چشمہ جاری کیا۔

51 اے رسولو! کھانے کے لائق جو چیزیں ہم نے تمھارے لیے حلال کی ہیں، وہ کھاؤ اور شریعت کے مطابق نیک عمل کرو۔ بلاشبہ تم جو عمل بھی کرتے ہو، میں اسے خوب جانتا ہوں۔ مجھ سے تمھارا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں ہے۔

52 اے رسولو! بلاشبہ تم سب کا دین ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلام اور میں تمھارا رب ہوں۔ میرے سوا تمھارا کوئی رب نہیں، لہذا میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر مجھ ہی سے ڈرو۔

53 پھر ان کے پیروکاروں نے ان کے بعد دین میں تفرقہ پیدا کیا اور وہ مختلف گروہوں اور دھڑوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ نے جسے دین قرار دیا، وہ اس پر خوش ہے کہ یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور وہ اس کی طرف توجہ دینے کے لیے تیار ہی نہیں جو دوسرے کے پاس ہے۔

54 اے رسول (علیہ السلام)! انھیں ان کی جہالت اور حیرانی و پریشانی میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ ان پر عذاب آجائے۔

55 اپنے پاس موجود چیزوں پر خوش ہونے والے یہ گروہ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں ہم نے انھیں جو مال اور اولاد دے رکھی ہے، یہ ان کے لیے اس خیر کا جلدی ملنے والا حصہ ہے جس کے وہ حقدار ہیں! معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے سمجھا ہے۔ یہ ہم انھیں ڈھیل دینے اور اچانک پکڑنے کے لیے دیے جا رہے ہیں لیکن وہ اسے محسوس نہیں کرتے۔

57 بلاشبہ جو لوگ اپنے ایمان اور نیکی کے باوجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور جو اس کی کتاب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

**نوائے:** قبول حق کی توفیق ملنے میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ دل اور عمل کی اصلاح میں رزق حلال اور پاکیزہ کمائی کا بڑا عمل دخل ہے۔ توحید تمام انبیاء (علیہم السلام) کا دین اور ان کی دعوت رہی ہے۔ اللہ کی حدیں توڑنے والے فاسق و فاجر پر انعامات اس کی عزت و تکریم کی خاطر نہیں ہوتے، وہ محض مہلت اور ڈھیل کے لیے ہوتے ہیں۔

۵۹ اور جو اپنے رب کو ایک مان کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

۶۰ اور جو پوری محنت و کوشش سے نیکی کے کام کرتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس بات سے ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کا یہ خرچ کرنا اور ان کے نیک اعمال، روز قیامت جب وہ اس کی طرف لوٹ کر جائیں، قبول ہی نہ کرے۔

۶۱ ان عظیم صفات والے یہ لوگ ہی نیک اعمال کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور انھیں بڑھ چڑھ کر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ دوسروں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

۶۲ اور ہم کسی نفس کو اسی قدر تکلیف دیتے ہیں جتنا عمل کرنے کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں ہم نے ہر عمل کرنے والے کا عمل محفوظ کر رکھا ہے جو بلا شک و شبہ حق کے ساتھ بولے گی۔ ان کی کوئی نیکی کم کر کے نہ کسی گناہ کا اضافہ کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا۔

۶۳ بلکہ کافروں کے دل اس حق سچ بولنے والی کتاب اور ان پر نازل ہونے والی کتاب سے غفلت میں ہیں اور ان کے اس کفر کے علاوہ بھی بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں۔

۶۴ یہاں تک کہ جب ہم قیامت کے دن ان کے دنیا میں خوش حال لوگوں کو عذاب میں مبتلا کریں گے تو وہ چیخ پکار کرتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کر کے مدد طلب کریں گے۔

۶۵ تب انھیں اللہ کی رحمت سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: آج تم نہ تو چیخ پکار کرو اور نہ مدد مانگو۔ یقیناً آج تمہارا کوئی مددگار نہیں جو تمہیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

۶۶ یقیناً دنیا میں تم پر اللہ کی کتاب کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو تم انھیں سن کر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے ان سے منہ پھیر کر چلے جاتے تھے۔

۶۷ تم لوگوں پر غرور کرتے ہوئے یہ کام کرتے تھے، اس لیے کہ تم سمجھتے تھے کہ تم حرم والے ہو، حالانکہ تم اس کے خادم اور

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اتَّوَاؤُ  
 قُلُوبُهُمْ وَجِلَةً أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿۶۰﴾ أُولَٰئِكَ يُسْرِعُونَ  
 فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَا تَحْكُمُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا  
 وَلَدَيْنَا مَكْتُوبٌ بِمَا تَقِي وَيَوْمَ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي  
 غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿۶۳﴾  
 حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْرُونَ ﴿۶۴﴾ لَّا تَجْرُوا  
 الْيَوْمَ مَنَازِكُمْ مَّا لَا تَتَصَرَّوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ  
 عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَتَكَبَّرُونَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِينَ تَكِبُّ بِهِ سَمِرَاتُهُمْ جُرُورًا ﴿۶۷﴾  
 أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَهُمْ آيَاتُ الْأَوَّلِينَ ﴿۶۸﴾  
 أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿۶۹﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ  
 بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَكَثُرَهُمُ الْكُفْرُ وَالْوَيْبَةُ الْحَقُّ أَهْوَاءُهُمْ  
 لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ  
 عَنِ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۷۰﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرَجًا فَأَجْر رَبِّكَ يَوْمَ  
 وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ﴿۷۱﴾ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۷۲﴾  
 وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنُكَيِّبُونَ ﴿۷۳﴾

نگران نہیں کیونکہ اس کے اہل توفیق لوگ ہیں۔ تم تو اس حرم کے پاس بیٹھ کر راتوں کو آپس میں نہایت بری باتیں کرتے ہو اور اس کی پاکیزگی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔ کیا یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے اس قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اس پر ایمان لائیں اور اس میں بتائے گئے احکام پر عمل کریں، یا ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان سے پہلے ان کے بڑوں کے پاس نہیں آئی تو انھوں نے اس سے منہ پھیرا اور اسے بھٹلایا۔ (۵۹) یا انھوں نے محمد (ﷺ) کو پہچانا ہی نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بھیجا تو وہ ان سے انجان بن گئے۔ یقیناً وہ آپ کو جانتے پہچانتے تھے اور آپ کی سچائی اور امانت داری سے بھی بخوبی واقف تھے۔ (۶۰) بلکہ وہ کہتے ہیں: وہ تو مجنون ہے۔ یقیناً وہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ وہ تو ان کے پاس ایسا حق لائے ہیں جس کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں اور ان کی اکثریت حسد اور اپنے باطل پر بے جا اصرار کی وجہ سے حق سے نفرت کرنے والی اور بغض رکھنے والی ہے۔ (۶۱) اگر اللہ تعالیٰ معاملات ان کی مرضی کے مطابق انجام دے تو آسمان وزمین اور ان کے درمیان کے معاملات کی ہر چیز ان کی انجام سے بے خبری اور صحیح اور غلط تدبیر سے لاعلمی کی وجہ سے درہم برہم ہو جائے۔ بلکہ ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں ان کی عزت ہے، اور وہ قرآن ہے، سو وہ اس سے اعراض کر رہے ہیں۔ (۶۲) اے رسول (ﷺ)! آپ جو پیغام ان کے پاس لائے ہیں، کیا آپ ان سے اس کی مزدوری مانگتے ہیں اور اس وجہ سے وہ دعوت کو ٹھکرارہے ہیں؟ آپ نے تو ایسا کیا ہی نہیں، اس لیے کہ آپ کے رب کا ثواب ان لوگوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی جزا سے بہت بہتر ہے اور وہ پاک ذات بہترین روزی دینے والی ہے۔ (۶۳) یقیناً آپ تو اے رسول (ﷺ)! انھیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلا رہے ہیں جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ اسلام کا راستہ ہے۔ (۶۴) بلاشبہ جو لوگ آخرت پر اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور ملنے والی سزا و جزا پر ایمان نہیں رکھتے، یقیناً وہ اسلام کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری ٹیڑھی راہ کی طرف مائل ہونے والے ہیں جو آگ کی طرف لے جانے والی ہے۔

**خبر:** مؤمن اپنے نیک اعمال کے قبول نہ ہونے کے بارے میں ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے۔ طاقت سے بڑھ کر ذمہ دار نہ ٹھہرانا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہے۔

**خبر:** خوشحالی استقامت میں رکاوٹ بننے والی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ انسانی عقلیں بہت سی مصیحتوں کو سمجھنے اور پانے میں ناکام رہتی ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ لَلْجَوَانِي طُعِيَانِهِمْ

يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ

وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ

إِذَا هُمْ فِيهِ مُبَسِّسُونَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ

وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا

مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا إِذَا امْتَنَّا وَكُنَّا تُرَابًا وَ

عِظَامًا إِنَّا لَنَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وَعَدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا

مِنْ قَبْلُ إِن هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لَيْسَ الْأَرْضُ

وَمَنْ فِيهَا إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا

تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْ

بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾

﴿٧٥﴾ اگر ہم ان پر رحم کریں اور جس قحط اور بھوک میں وہ مبتلا ہیں، اس کو ان سے دور کر دیں تو وہ حق کو چھوڑ کر اور شک و شبہ کا شکار ہو کر اپنی گمراہی میں مزید سرکش ہو جائیں۔

﴿٧٦﴾ یقیناً ہم نے انہیں مختلف قسم کی مصیبتیں دے کر آزما یا مگر وہ لوگ پھر بھی اپنے رب کے سامنے بھگتے نہ انہوں نے عاجزی و اختیاری اور نہ مصائب آنے پر گرگڑا کر اللہ سے دعا ہی مانگی کہ الہی! انہیں ہم سے دور فرما دے۔

﴿٧٧﴾ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ہر آسانی اور خیر سے فوراً مایوس ہو گئے۔

جب دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار ایسے شخص سے ممکن نہیں جو اپنے کان، آنکھیں اور عقل استعمال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ انعامات یاد دلائے جو اس نے یہ چیزیں عطا کر کے ان پر کیے تھے، چنانچہ فرمایا:

﴿٧٨﴾ اے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے تمہارے لیے کان بنائے تاکہ تم سن سکو اور آنکھیں بنائیں تاکہ تم دیکھ سکو اور دل بنائے تاکہ تم ان کے ساتھ سمجھ سکو مگر اس کے باوجود تم ان نعمتوں پر اس کا بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

﴿٧٩﴾ اے لوگو! وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں پیدا کیا اور اسی اکیلے کی طرف قیامت کے دن تم حساب کتاب اور بدلے کے لیے اکٹھے کیے جاؤ گے۔

﴿٨٠﴾ اور وہی اکیلا ایسا ہے جو زندہ کرتا ہے، اس کے سوا کوئی زندہ نہیں کرتا اور وہی اکیلا موت دیتا ہے، اس کے سوا کوئی موت دینے والا نہیں۔ وہی اکیلا دن رات کے رد و بدل کے اندازے کا مالک ہے کہ انہیں تار یک کرے یا روشن، لمبا کرے یا چھوٹا۔ کیا تم اس کی قدرت کو اور تخلیق و تدبیر میں اس کے اکیلا ہونے کو نہیں سمجھتے؟!

﴿٨١﴾ بلکہ ان لوگوں نے بھی کفر میں وہی کہا جو ان کے باپ دادوں اور پہلوں نے کہا تھا۔

﴿٨٢﴾ انہوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کو ناممکن قرار دیتے ہوئے

اور اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بھلا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی تو ہمیں حساب کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟!

﴿٨٣﴾ یقیناً موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یہ وعدہ ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ وعدہ پورا ہوگا۔ یہ تو صرف پہلے لوگوں کی جھوٹی اور باطل کہانیاں معلوم ہوتی ہیں۔

﴿٨٤﴾ اے رسول (ﷺ)! مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے ان کافروں سے پوچھیں: یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کا ہے؟ بتلاؤ، اگر جانتے ہو؟

﴿٨٥﴾ وہ ضرور کہیں گے: زمین اور اس میں موجود ہر چیز اللہ کی ہے۔ تو ان سے کہیں: کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ زمین اور اس میں موجود ہر چیز جس کی ہے، وہ تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے؟

﴿٨٦﴾ ان سے پوچھیے: ساتوں آسمانوں کا رب کون ہے؟ اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے جس سے بڑی کوئی مخلوق نہیں پائی جاتی؟ ﴿٨٧﴾ وہ ضرور کہیں گے: ساتوں آسمان اور عرشِ عظیم اللہ کی ملکیت ہیں۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم پھر بھی اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہوتا کہ اس کے عذاب سے بچ جاؤ؟ ﴿٨٨﴾ ان سے پوچھیں: کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور کوئی چیز اس کی سلطنت سے خارج نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہے مدد کرے اور جسے وہ نقصان پہنچانا چاہے، اس کا کوئی دفاع کر سکتا ہے نہ اس سے عذاب نال سکتا ہے۔ اگر تمہیں علم ہے تو بتلاؤ؟ ﴿٨٩﴾ وہ ضرور کہیں گے: ہر چیز کی بادشاہت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے، تو ان سے کہہ دیں: پھر تمہاری عقلیں کیوں ماری گئیں اور تم اس اقرار کے باوجود غیروں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟!

**نوائے:** کافروں کا خود کو ملنے والی نعمتوں اور سزاؤں سے عبرت نہ پکڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ نعمتوں کی ناقدری کرنا کافروں کی صفت ہے۔

﴿﴾ اندھی تقلید حق تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔ ﴿﴾ الوہیت (اللہ کے معبود برحق ہونے) کا اقرار کیے بغیر محض ربوبیت (رب ہونے) کو تسلیم کرنے سے نجات ممکن نہیں۔

بَلْ أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٩٠﴾ مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْ  
 وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ إِلَهٍ إِذَا الذَّهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ  
 وَلَعَلَّ ابْعَضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ﴿٩١﴾ عِلْمِ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَلَّى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَبِّ إِمَّا  
 تُرِيئِي مَا يُوْعَدُونَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ  
 الظَّالِمِينَ ﴿٩٤﴾ وَإِنَّا عَلَىٰ أَنْ تُرِيكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَدِيرُونَ ﴿٩٥﴾  
 إِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿٩٦﴾  
 وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ﴿٩٧﴾ وَأَعُوذُ بِكَ  
 رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ﴿٩٨﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ  
 ارْجِعُونِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ  
 قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾ فَاذْ انْفِخْ  
 فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٠١﴾  
 فَمَنْ ثَقَلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ  
 مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ  
 خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾

﴿٩٠﴾ معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا دعویٰ ہے، بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اللہ کے شریک اور اولاد ہونے کا جو دعویٰ وہ کرتے ہیں، اس میں وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس بہتان سے بہت بلند و بالا اور بڑا ہے۔ ﴿٩١﴾ اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا جیسے کافر خیال کرتے ہیں اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود برحق ہے۔ اگر فرض کر لیں کہ اس کے ساتھ کوئی معبود برحق ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق لیے پھرتا اور وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ معبود برحق ایک ہی ہے اور وہ ہے اکیلا اللہ، جو ہر اس نقص سے پاک اور مبرا ہے جسے مشرک اولاد اور کسی شریک کے نام سے اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ وہ اس کی شان کے لائق نہیں۔

﴿٩٢﴾ وہ ہر اس چیز کو جاننے والا ہے جو اس کی مخلوق سے غائب ہے اور ہر اس چیز کو بھی جاننے والا ہے جس کا مشاہدہ ہو سکتا ہے یا حواس کے ذریعے سے اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اللہ پاک اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ ﴿٩٣﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ (دعا کرتے ہوئے) کہیں: اے میرے رب! اگر تو مجھے ان مشرکوں کے بارے میں وہ عذاب دکھائے جس کا تو نے انھیں وعدہ دیا ہے۔ ﴿٩٤﴾ اے میرے رب! اگر تو انھیں میری موجودگی میں سزا دے تو مجھے ان میں شامل نہ کرنا کہ ان پر آنے والا عذاب مجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ ﴿٩٥﴾ اور جس عذاب کی دھمکی ہم انھیں دے رہے ہیں، بلاشبہ ہم وہ سب آپ کو دکھانے پر قادر ہیں۔ ہم اس سے یا کسی دوسری چیز سے عاجز نہیں ہیں۔

﴿٩٦﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کے ساتھ جو برا سلوک کرے، اسے نہایت اچھے طریقے سے جواب دیں اس طرح کہ آپ اس سے درگزر کریں اور اس کے تکلیف دینے پر صبر کریں۔ جو کچھ یہ ہمارے بارے میں شرک کرتے ہیں اور حق کو جھٹلاتے ہیں اور

آپ کو جونا زیا القابات دیتے ہیں کہ آپ جا دو اور مجنون ہیں، یہ سب ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ ﴿٩٧﴾ اور دعا کریں کہ اے میرے رب! میں شیطانوں کے بہکاؤں اور وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ﴿٩٨﴾ اے میرے رب! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے معاملات میں سے کسی بھی چیز میں دخل دیں۔ ﴿٩٩﴾ یہاں تک کہ جب ان مشرکوں میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے اور وہ آئندہ صورت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اس نے جو عرضائع کی ہوتی ہے اور اس میں اللہ کے حق میں کوتاہی کی ہوتی ہے، اس پر حسرت اور پچھتاوے سے کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دے۔ ﴿١٠٠﴾ تاکہ جب میں اس کی طرف واپس جاؤں تو نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوگا جیسے تو چاہتا ہے۔ یہ صرف ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے ورنہ بالفرض اگر اسے دنیا کی طرف بھیج بھی دیا جائے تو وہ جو وعدہ کر رہا ہے، اسے وفا نہیں کرے گا۔ یہ فوت ہونے والے قیامت قائم ہونے اور دوبارہ اٹھائے جانے تک دنیا اور آخرت کے درمیان ایک برزخ، یعنی حجاب میں رہیں گے اور وہ دنیا کی طرف نہیں پلٹ سکیں گے کہ ان سے جو کمی رہ گئی، اس کا ازالہ کر سکیں اور جو انھوں نے بگاڑا، اس کی اصلاح کر سکیں۔ ﴿١٠١﴾ جب صورت پھونکنے پر مقرر فرشتہ قیامت کا اعلان کرنے کے لیے دوسری مرتبہ صورت میں پھونکنے کا تو آخرت کی ہولناکیوں کی وجہ سے وہ رشتے دار یاں بھول جائیں گے جن پر وہ فخر کرتے تھے اور اپنی فکر میں اس قدر مشغول ہوں گے کہ ایک دوسرے سے کچھ پوچھیں گے بھی نہیں۔ ﴿١٠٢﴾ پھر جن کی نیکیوں کے پلڑے ان کے گناہوں کے پلڑے سے بھاری ہو گئے تو وہی لوگ اپنے مطلوب کو حاصل کر کے اور اپنے مرہوب (جس سے وہ ڈرائے جاتے تھے) سے نجات پا کر کامیاب ہونے والے ہیں۔ ﴿١٠٣﴾ اور جن کے پلڑے ہلکے ہو گئے کہ ان کی برائیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ ہو گئیں تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے نقصان دہ کام کر کے اور ایمان اور عمل صالح پر مبنی مفید کام چھوڑ کر خود کو ضائع کر لیا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ وہاں سے نکل نہیں سکیں گے۔ ﴿١٠٤﴾ آگ ان کے چہرے جھلساتی رہے گی اور ان کے چہروں کے شدید بگاڑ کی وجہ سے ان کے اوپر اور نیچے والے ہونٹ سکڑ جائیں گے اور ان کے دانت ظاہر ہو جائیں گے۔

**نوٹ:** کائنات کا نظام قائم رہنے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ ﴿٩٠﴾ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گہرے ہوئے ہے۔ ﴿٩١﴾ برائی کرنے والے کے ساتھ حسن سلوک والا معاملہ کرنا اسلامی ادب ہے جس کے مخالف پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ﴿٩٢﴾ شیطان کے وسوسوں اور اس کے کفر و فریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا نہایت ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔

أَلَمْ تَكُنْ أَيْتِي تَتْلِي عَلَيْهِمْ فَلَنْتُمْ بِهَا تُكذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوا  
 رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَا  
 أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسُؤْ فِيهَا  
 وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ  
 رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿١٠٩﴾  
 فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سُخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسُوكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ  
 تَضْحَكُونَ ﴿١١٠﴾ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا إِنَّهُمْ هُمُ  
 الْفَائِزُونَ ﴿١١١﴾ قُلْ كَمْ لَبِئْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَادَ سِينِينَ ﴿١١٢﴾  
 قَالُوا الْبَيْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَأَلَ الْعَادِيْنَ ﴿١١٣﴾  
 قُلْ إِنْ لَبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾  
 أَنْحَسِبْتُمْ أَنْتُمْ خَالِقُنَا عَبَثًا وَأَنْتُمْ الْبِنَاءُ لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾  
 فَتَعَلَىٰ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
 الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ  
 لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾  
 وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿١١٨﴾

﴿١٠٥﴾ انہیں لعن طعن اور ملامت کرنے کے لیے کہا جائے گا: کیا دنیا میں تمہارے سامنے قرآن کی آیتیں تلاوت نہیں کی جاتی تھیں، پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے؟!

﴿١٠٦﴾ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی جس کا تجھے پہلے سے علم تھا اور واقعی ہم حق سے بھٹکے ہوئے لوگ تھے۔

﴿١٠٧﴾ اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال، پھر اگر ہم دوبارہ وہی کفر اور گمراہی اختیار کریں جس پر پہلے تھے تو ہم یقیناً خود پر ظلم کرنے والے ہیں، اب ہمارا عذر ختم ہو گیا۔

﴿١٠٨﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ذلیل و رسوا ہو کر آگ ہی میں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

﴿١٠٩﴾ بلاشبہ مجھ پر ایمان لانے والی میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہ کہتی رہی: اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ایمان لا چکے۔ تو ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم پر اپنی مہربانی سے رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

﴿١١٠﴾ لیکن تم نے اپنے رب سے دعائیں کرنے والے ان مومنوں کو مذاق کا نشانہ بنا کر ان سے ٹھٹھا ہی کیا اور تم نے ان کا اس قدر مذاق اڑایا کہ اس مذاق میں مشغول رہنے نے تمہیں اللہ کی یاد بھی بھلا دی اور تم ان پر ہنستے اور ان کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

﴿١١١﴾ میں نے (آج) قیامت کے دن ان ایمان لانے والوں کو اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے اور تمہاری طرف سے ملنے والی تکلیفیں برداشت کرنے کا بدلہ جنت کی کامیابی کی صورت میں دیا ہے۔

جب انہوں نے دنیا کی طرف لوٹ جانے کی درخواست کی تاکہ جو بگاڑ پیدا کر کے وہ آگئے ہیں، اس کی اصلاح کریں تو اللہ تعالیٰ نے جو عمر انہیں عطا کی تھی، اس کی یاد دلائی کہ اگر وہ چاہتے تو ان کے لیے اس میں توبہ کرنا ممکن تھا۔

﴿١١٢﴾ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: تم زمین میں کتنے سال رہے؟ اور تم نے اس میں کتنا وقت ضائع کیا؟

﴿١١٣﴾ اس پر وہ جواب دیتے ہوئے کہیں گے: ہم ایک دن یادناں کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں۔ سوان سے پوچھ لے جو دنوں اور مہینوں کا حساب رکھتے تھے۔

﴿١١٤﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: واقعی تم دنیا میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے ہو جس میں اطاعت پر ڈٹے رہنا نہایت آسان تھا، کاش! تم اپنے ٹھہرنے کی مقدار جانتے ہوتے۔ اے لوگو! کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ بس ہم نے تمہیں یونہی حکمت کے بغیر کھیلنے ہوئے پیدا کیا ہے اور چوپایوں کی طرح تمہیں کوئی ثواب اور سزا نہیں ہوگی۔ تم قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے ہماری طرف نہیں لوٹنا چاہو گے؟!

﴿١١٥﴾ پس اللہ پاک ہے جو اپنی مخلوق کے حالات اپنی مرضی سے بدلنے والا بادشاہ ہے۔ وہ خود حق ہے۔ اس کا وعدہ بھی حق ہے، اس کی بات حق ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اس عرش کریم کا رب ہے جو تمام مخلوقات میں سب سے بڑا ہے اور جو کائنات کی سب سے بڑی مخلوق کا رب ہو، وہی تمام مخلوقات کا رب ہے۔

﴿١١٦﴾ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کے عبادت کا حقدار ہونے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو (اور اللہ کے سوا ہر معبود کا یہی حال ہے) تو اس کے برے عمل کا بدلہ اس کے پروردگار کے ہاں ہے۔ وہی اسے اس پر عذاب دے کر بدلہ دے گا۔ بلاشبہ کافر اپنے مطلوب کے حصول اور عذاب سے نجات پانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

﴿١١٧﴾ اے رسول (ﷺ)! کہیے: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے، اپنی رحمت سے مجھ پر خصوصی رحم فرما اور تو گناہ گار پر سب سے بہتر مہربانی کرنے والا اور اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔  
**نوائد:** ﴿﴾ کافر اللہ کے ہاں نہایت حقیر اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ ﴿﴾ نیکو کاروں کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کرنے والا عذاب کا حق دار ہے۔ ﴿﴾ عمر کا ضائع ہونا کفر کے لوازمات میں سے ہے۔ ﴿﴾ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثناء دعا کے آداب کا حصہ ہے۔ ﴿﴾ جب اللہ تعالیٰ نے سورت کا آغاز ان صفات کے بیان سے کیا جو کامیاب ہونے والے اہل ایمان کی ہیں تو مناسب تھا کہ اس سورت کا اختتام کافروں کے خسارے اور ناکامی کے ذکر سے کیا جاتا۔



وَكُلُّ الْيَوْمِ لِلَّهِ عِندَ رَبِّهِمْ يَوْمَ يَنصُرُهُمُ اللَّهُ بِكِبَرِهِمْ وَسَبْعًا  
سُورَةُ النُّورِ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ①  
الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا  
مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ  
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْشَهِدَ عَدَاِبُهُمَا طَائِفَةٌ  
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ② الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ  
الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ ③ وَالَّذِينَ يُرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا  
بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ  
شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ④ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا  
مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑤ وَالَّذِينَ  
يُرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ  
فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ⑥  
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ⑦

350

سورة نور مدنی ہے

سورت کی بعض مقاصد: پاک دامنی اور عزتوں کی حفاظت کی دعوت دینا۔

**تفسیر:** ① یہ ایک سورت ہے، ہم نے اسے نازل کیا، اس کے احکام پر عمل کرنا فرض قرار دیا اور اس میں واضح آیات اتاریں تاکہ تم اس میں بیان کیے گئے احکام سے نصیحت حاصل کرو اور ان پر عمل کرو۔

② اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو زنا کار عورت اور مرد اگر کنوارے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان دونوں پر حد قائم کرتے ہوئے تمہیں کسی قسم کی نرمی اور ترس کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کہ تم حد قائم نہ کرو یا اس میں کمی کرو اور ان پر حد قائم کرتے وقت اہل ایمان کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے تاکہ ان کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہو اور ان کے لیے اور دوسرے لوگوں کے لیے عبرت کا باعث ہو۔

③ زنا کا گھناؤنا پن واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ جسے زنا کی لت پڑی ہو، وہ اپنے جیسی زانیہ ہی سے شادی کی رغبت رکھے گا یا پھر مشرک سے نکاح کرے گا جو زنا سے نہیں بچتی، حالانکہ اس کے ساتھ نکاح کرنا ناجائز ہے اور جس عورت کو زنا کی عادت ہو، وہ بھی اپنے جیسے زانی یا مشرک ہی سے نکاح کرنا پسند کرے گی جو زنا سے پرہیز نہیں کرتا، حالانکہ اس سے شادی کرنا اس کے لیے حرام ہے۔ زانیہ سے نکاح کرنا اور زانی کو رشتہ دینا مومنوں کے لیے حرام ہے۔

④ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں (اور یہی حکم پاک دامن مردوں کا ہے) پھر وہ ان پر لگائے ہوئے اپنے زنا کے بہتان پر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو اے وقت کے حکمرانو! انہیں اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ پاک دامنوں پر بہتان لگانے والے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔

⑤ مگر جن لوگوں نے اس کا ارتکاب کرنے کے بعد اللہ کے

حضور توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور گواہی قبول کرنے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

⑥ جو مرد اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود ان کی ذات کے سوا کوئی اور ان کے گواہ نہ ہوں جو ان کی اس تہمت کے صحیح ہونے کی تصدیق کریں تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائے اور اپنے آپ کو بد عادیہ ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر وہ اس پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کی لعنت کا حقدار ٹھہرے۔

⑦ پھر وہ پانچویں قسم کھائے اور اپنے آپ کو بد عادیہ ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر وہ اس پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کی لعنت کا حقدار ٹھہرے۔

**فوائد:** بڑے بڑے معاملات پر گفتگو کرنے سے پہلے تہمید باندھنا ان معاملات کے عظیم ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

✽ زانی شخص مسلمان معاشرے میں اپنی عزت و وقار اور ہمدردی کھو بیٹھتا ہے۔

✽ زانیوں پر معاشرتی اور سماجی پابندیاں معاشرے کو ان سے بچانے کے لیے ہیں، نیز وہ انہیں زنا سے روکنے کا ذریعہ ہیں۔

✽ بہتان لگانے والے کو مادی سزا (حد لگانا) اور معنوی سزا دینا (اس کی گواہی قبول نہ کرنا اور اس پر فسق کا حکم لگانا) اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جرم نہایت خطرناک ہے۔

✽ واضح دلیل کے بغیر زنا ثابت نہیں ہوتا اور دلیل کے بغیر دعویٰ بہتان تصور ہوگا۔

وَيَذُرُوا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ  
لِإِنِّ الْكَاذِبِينَ<sup>٨</sup> وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ  
مِنَ الصَّادِقِينَ<sup>٩</sup> وَلَوْ لَأَفْضَلُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ  
تَوَّابٌ حَكِيمٌ<sup>١٠</sup> إِنْ الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلْفِكَ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا  
تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ  
مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ<sup>١١</sup> لَوْ لَأ  
إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا  
هَذَا إِلْفٌ مُّبِينٌ<sup>١٢</sup> لَوْ لَأَجَاءَ وَعَلَيْهِ بِأَرْبَعَةٍ شَهَادَةٍ إِذْ لَمْ يَأْتُوا  
بِالشَّهَادَةِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ<sup>١٣</sup> وَلَوْ لَأَفْضَلُ اللَّهُ  
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ  
عَذَابٌ عَظِيمٌ<sup>١٤</sup> إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسِّنِّتِمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا  
لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّبًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ<sup>١٥</sup> وَ  
لَوْ لَأِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ  
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ<sup>١٦</sup> يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ<sup>١٧</sup> وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ حَكِيمٌ<sup>١٨</sup>

٨ اب عورت پر حد زنا نافذ ہوگی۔ اس سے یہ حد ایک صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ بھی چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کے شوہر نے اس پر جو الزام لگایا ہے، اس میں وہ جھوٹا ہے۔

٩ پھر وہ اپنی پانچویں قسم میں اپنے آپ کو بد عادی دیتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر اس کا شوہر تہمت لگانے میں سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ کا تہرہ ہو۔

١٠ اے لوگو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ بہت زیادہ قبول کرنے والا نہ ہوتا اور اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا نہ ہوتا تو بہت جلد تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا دے دیتا اور تمہیں اس کے ساتھ رسوا کر دیتا۔

١١ اے مومنو! بلاشبہ جن لوگوں نے بہت بڑا بہتان باندھا (اس سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مراد ہے) وہ ایک گروہ ہے جو تم سے تعلق رکھتا ہے۔ تم ان کے اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، کیونکہ اس میں تمہارے لیے اجر و ثواب ہے، مومنوں کی جانچ پڑتال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ام المؤمنین کی براءت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص جو اس بہتان لگانے میں شریک ہوا، اس کے لیے اتنی ہی سزا ہے جتنا اس نے اس میں حصہ لے کر گناہ کیا۔ اور جس نے اس کا آغاز کر کے اس کو پھیلانے میں سب سے زیادہ حصہ لیا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور اس سے مراد رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی ابن سلول ہے۔

١٢ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں نے اس بہت بڑے بہتان کی بابت سنا تو وہ اپنے ان اہل ایمان بہن بھائیوں کے بارے میں نیک گمان کرتے جن پر تہمت لگائی گئی تھی اور کہتے کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

١٣ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتنا بڑا بہتان لگانے والے اپنی اس بہتان بازی کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہ کیوں نہ لائے جو اس الزام کے صحیح ہونے کی گواہی دیتے۔ جب وہ چار

گواہ نہیں لائے، اور کبھی لاجھی نہیں سکیں گے، تو یہ بہتان لگانے والے ہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

١٤ اے مومنو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل و کرم اور اپنی رحمت نہ کرتا کہ اس نے تمہیں جلد سزا نہیں دی اور تم میں سے جس نے توبہ کی، اس کی توبہ قبول کی تو ام المؤمنین پر اس بہتان گھڑنے میں مشغول ہونے کے سبب تم پر بہت بڑا عذاب آجاتا۔

١٥ (وہ وقت یاد کرو) جب تم اس کے جھوٹ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے یہ بیان کر رہے تھے اور اپنے مومنوں سے یہ بات نکال رہے تھے، حالانکہ تمہیں اس کا ذرا بھی علم نہ تھا۔ تم اسے ہلکی اور معمولی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے ہاں وہ بہت بڑی بات تھی کیونکہ یہ سراسر جھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پاک دامن پر بہتان تھا۔

١٦ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ جھوٹی بات سنی تو تم کہتے: ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم ایسی بری بات مومنوں سے نکالیں۔ اے ہمارے رب! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ ام المؤمنین پر انہوں نے جو یہ تہمت اور بہتان لگایا ہے، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔

١٧ اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ و نصیحت کرتا ہے کہ اگر تمہارا اللہ پر ایمان ہے تو آئندہ کبھی اس بہتان بازی جیسا کام نہ کرنا کہ کسی معصوم پر زنا کا بہتان لگاؤ۔

١٨ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنے احکام و مواظب پر مشتمل آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال خوب جاننے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور تمہیں ان کا بدلہ دے گا۔ وہ اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

**نوائف:** منافقوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمان معاشرے کے قابل اعتماد اکر کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلا کر ان کا اعتماد ختم کر دیں۔ منافق کبھی کبھی بعض ایمان والوں کو بھی دھوکے سے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے برے اعمال میں شریک کر لیتے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے اوپر سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾  
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠﴾  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ  
الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ  
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتِلْ أَوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ  
يُؤْتُوا أَوْلِيَ الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا يُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغُفْلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ  
أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَ مَيِّدٌ يُوَفِّيهِمْ  
اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْحَبِيثَاتُ  
لِلْحَبِيثِينَ وَالْحَبِيثُونَ لِلْحَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ  
لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مَبْرُؤُونَ وَمَا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾

352

﴿١٩﴾ بلاشبہ جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ اہل ایمان میں برے کام رواج پکڑیں اور زنا کی تہمت بھی ان میں سے ایک ہے تو ان کے لیے دنیا میں حدقذف کی صورت میں دردناک عذاب ہے اور آخرت میں ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس کے بندوں کا معاملہ جس طرف لوٹتا ہے، اس سے بھی آگاہ ہے اور وہ ان کی مصلحتوں سے بھی خوب واقف ہے اور تم یہ بات نہیں جانتے۔

﴿٢٠﴾ اے اس تہمت اور بہتان میں پڑنے والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو وہ تم پر خصوصی شفقت اور مہربانی کرنے والا نہ ہوتا تو وہ ضرور تمہیں جلد سزا دیتا۔

﴿٢١﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! شیطان جو باطل کو بجا سنا کر پیش کرتا ہے، اس کی راہوں پر نہ چلو۔ جو اس کی راہوں پر چلتا ہے تو وہ بلاشبہ اسے برے کاموں اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور شریعت کے مخالف کاموں کی راہ دکھاتا ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان نہ ہوتا تو تم میں سے اگر کوئی تو یہ بھی کر لیتا، تب بھی وہ اسے پاک صاف نہ کرتا، لیکن اللہ جسے چاہے، اس کی توبہ قبول کر کے اسے پاک صاف کرتا ہے۔ اللہ تمہاری باتیں خوب سننے والا اور تمہارے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمہیں ان کا بدلہ دے گا۔

﴿٢٢﴾ تم میں سے جو دین میں فضیلت و بزرگی والے ہیں اور مال میں بھی کشادگی رکھتے ہیں، انہیں اپنے ان ضرورت مند رشتے داروں پر جو فقیر ہیں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کا شرف بھی انہیں حاصل ہے، ان کی غلطی کی وجہ سے خرچ نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ انہیں معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ جب تم انہیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو تو اللہ تمہارے قصور معاف کر دے؟! اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر خوب مہربان ہے، اس لیے اس کے بندوں کو بھی اسی راہ پر چلنا چاہیے۔ یہ

آیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انھوں نے مطح رضی اللہ عنہ پر خرچ نہ کرنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔

﴿٢٣﴾ بلاشبہ جو لوگ پاک دامن، بدکاری سے ڈور بھولی بھالی مومن خواتین پر بہتان لگاتے ہیں، وہ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

﴿٢٤﴾ یہ عذاب انہیں قیامت کے دن ہوگا جس دن ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ جھوٹے بول بولتے رہے اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ ﴿٢٥﴾ اس دن اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کے ساتھ انہیں پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے، لہذا اس کی دی ہوئی ہر خبر، وعدہ یا وعید بھی واضح حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ﴿٢٦﴾ تمام خبیث مرد و خواتین اور برے اقوال و افعال انھی کے لائق ہیں جو خبیث ہوں اور تمام پاکیزہ مرد و خواتین اور عمدہ اقوال و افعال انھی کے لائق ہیں جو پاکیزہ ہوں۔ یہ پاکیزہ مرد و خواتین ان تمام باتوں سے بری ہیں جو ان کے بارے میں خبیث مرد و خواتین کہتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش کا پروانہ اور عزت کی روزی ہے اور اس سے مراد جنت ہے۔

**فوائد:** ❀ انھوں پر کان دھرنے سے پہلے ان کی تصدیق ضروری ہے۔

❀ شیطان کے دھوکے اور وسوسے سے نافرمانیوں کے ارتکاب کی دعوت ہیں، لہذا مومن کو ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔

❀ توبہ اور نیک عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بندے کا اختیار نہیں ہے۔

❀ غلطی کرنے والے کو معاف کرنا اور اس سے درگزر کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

❀ پاک دامن عورتوں اور مردوں پر بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا  
 وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا  
 فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا  
 فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ  
 أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ  
 وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٦﴾ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا  
 فُرُوجَهُمْ ذَلِكُمْ أَزْكى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٢٧﴾ وَقُلْ  
 لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ  
 زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا  
 يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ  
 أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ  
 بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّبِيعِينَ غَيْرِ  
 أُولِي الإِرْبَابَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى  
 عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنَ  
 زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٨﴾

353

جب پردے والے اعضاء کو دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے جو اس زنا کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے جس کا ذکر سورت کے شروع میں ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا تاکہ چھپانے کے قابل اعضاء پر نظر پڑنے سے بچا جاسکے، چنانچہ فرمایا:

﴿٢٤﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک ان کے رہنے والوں سے اندر جانے کی اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کر لو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سلام اور اجازت کے لیے یوں کہو: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ!** کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ یہ اجازت طلب کرنے کا جو حکم تمہیں دیا گیا ہے، یہ تمہارے لیے اچانک داخل ہونے سے بہت بہتر ہے تاکہ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے، تم اس سے نصیحت پکڑو اور اس پر عمل کرو۔

﴿٢٥﴾ اگر تمہیں ان گھروں میں کوئی نمل سکتے تو اس وقت تک ان میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں ایسا شخص اندر جانے کی اجازت نہ دے جسے اجازت دینے کا اختیار ہے۔ اگر گھر والے تمہیں لوٹ جانے کا کہیں تو تم لوٹ جاؤ اور داخل نہ ہو۔ بے شک یہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ اس سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمہیں ان کا بدلہ دے گا۔

﴿٢٦﴾ تم پر ایسے عام مکانوں میں بلا اجازت داخل ہونے پر کوئی گناہ نہیں جو کسی کی ملکیت نہ ہوں اور عوام کے فائدے کے لیے بنائے گئے ہوں، جیسے لائبریریاں اور بازار کی دکانیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے وہ اعمال و احوال خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمہیں ان کا بدلہ دے گا۔

جب نظر ڈالنا زنا کا پیش خیمہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کے لیے نظر کی حفاظت کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿٢٧﴾ اے رسول (ﷺ)! مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں

ان عورتوں اور پردے کی چیزوں سے روک کر رکھیں جن کا دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حرام کاموں سے حفاظت کریں اور انہیں ظاہر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے رک جانا اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنا ان کے لیے اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ ضرور انہیں اس کی جزا دے گا۔

﴿٢٨﴾ مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں ان پردے والی چیزوں سے بچا کر رکھیں جنہیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کو بدکاری سے دور رکھ کر اور چھپا کر ان کی حفاظت کریں۔ اجنبیوں (غیر محرموں) کے لیے اپنی زینت ظاہر نہ کریں ماسوا اس کے جو از خود اس میں سے ظاہر ہو جائے جس کا چھپانا ممکن نہ ہو، جیسے کپڑے وغیرہ۔ انہیں چاہیے کہ کھلی جگہوں پر اپنے کپڑوں کی اوپر والی اودھنیوں سے ہلکے مار لیا کریں تاکہ ان کے بال، چہرے اور گردنیں چھپ چکے جائیں اور اپنی پوشیدہ زیب و زینت اور سجاوٹ ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاندانوں کے، یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاندانوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجیوں کے یا اپنے بھانجیوں کے یا اپنی میل جول کی قابل اعتماد عورتوں کے، خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، یا غلام اور لونڈیوں کے جو ان کی ملکیت میں ہوں یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جنہیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہو یا ان بچوں کے جو کم عمری کی وجہ سے عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہیں۔ عورتیں اس طرح زور زور سے اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی چھپی زینت، جیسے یازیب وغیرہ معلوم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب کے سب نظر بازی وغیرہ کی صورت میں ہونے والے گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکو اور جس بات کا تمہیں ڈر ہے، اس سے نجات پاسکو۔

**نوٹ:** اجازت لینے کا شرعی حکم نظر کی حفاظت اور چادر اور چادر پوری کا تقدس اور پاکیزگی قائم رکھنے کے لیے ہے۔ عوامی مقامات میں اجازت کے بغیر جانا جائز ہے۔ عورتوں اور عورتوں دونوں کے لیے ان چیزوں سے نگا ہیں بچا کر رکھنا فرض ہے جنہیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں۔ عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہے۔ ہیجان پیدا کرنے والے وسائل استعمال کرنا منع ہے۔

جب شادی میں تاخیر زنا عام ہونے کا ایک سبب تھا تو اللہ تعالیٰ نے نکاح کے سلسلے میں بے نکاحوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿32﴾ اے مومنو! تم ان مردوں کی شادیاں کر دو جن کی بیویاں نہیں ہیں اور ان آزاد عورتوں کی بھی جن کے خاوند نہیں ہیں۔ اپنے مومن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دو۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وسیع فضل سے امیر بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ وسیع رزق والا ہے۔ کسی کو مال دار کر کے اس کے رزق کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ بے نکاحوں کی شادی کر دیں تو ساتھ ہی غیر شادی شدہ لوگوں کو حکم دیا کہ اگر ان کی شادی کا کوئی انتظام نہ ہو تو وہ پاکدامنی اختیار کریں، چنانچہ فرمایا: ﴿33﴾ جو لوگ اپنے فحری وجہ سے نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، انہیں زنا کاری سے بچتے ہوئے پاک دامن رہنا چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع فضل سے انہیں مال دار بنا دے۔ غلاموں میں سے جو اپنے مالکوں کو مال دے کر آزادی کی تحریر لکھوانا چاہیں تو مالکوں کو چاہیے کہ ان کی یہ پیشکش قبول کر لیں اگر انہیں ان میں دین داری اور مال ادا کرنے کی اہلیت نظر آئے اور انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مال دے رکھا ہے، اس میں سے انہیں بھی دین کی آزادی کے معاہدے کی جو رقم انہوں نے ان سے لینی ہے، وہ اس کا کچھ حصہ ان کو معاف کر دیں۔ مال کمانے کے لیے اپنی لونڈیوں کو بدکاری کرنے پر مجبور نہ کرو کہ ان سے کہو کہ بدکاری کر کے پیسے کملاؤ، جیسا کہ عبد اللہ بن ابی نے اپنی دو لونڈیوں کے ساتھ کیا جب انہوں نے پاکدامن اور زنا سے دور رہنے کا کہا۔ تم میں سے جو کوئی انہیں اس بدکاری پر مجبور کرے گا تو بلاشبہ انہیں مجبور کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے گناہ خوب بخشنے والا، ان پر نہایت مہربان ہے کیونکہ وہ مجبور ہیں اور گناہ انہیں مجبور کرنے والے پر ہے۔

4  
8  
10

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَمَّا كُمُ أَنْ  
يَكُونُوا أَفْقَرًا يَعْنِيهِمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾  
وَلَيْسَتَّعْفِيفِ الدِّينِ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُعْطِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ  
فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا بَيْتُوهُمْ  
إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۗ وَأَتَوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي أَنْتُمْ وَلَا  
تُكْرَهُوْا قِيَّتَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ ۗ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحْصِنًا لَتَبْتَغُوا عَرْضَ الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْمُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِنْكَرَاهِهِنَّ غَفُورٌ  
رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبِينَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ  
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ ۗ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۗ الْمِصْبَاحُ فِي  
زُجَاجَةٍ ۗ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ  
مُبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ  
لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۗ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَ  
يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بَيِّنَاتٍ آذَانَ  
اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَهُ وَيَذْكَرَ فِيهَا اسْمَهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾

354

﴿34﴾ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کو باطل سے الگ کر دینے والی ہیں۔ ہم نے تمہاری طرف ان مومن اور کافر لوگوں کی کہادتیں (ضرب الامثال) نازل کی ہیں جو تم سے پہلے گزر گئے اور ہم نے تم پر ایسا وعظ اتارا جس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔ ﴿35﴾ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں موجود چیزوں کا ہادی ہے۔ مومن کے دل میں اس پاک ذات کے نور کی مثال دیوار میں روشن دان (طاقی) کی طرح ہے جو دوسری جانب سے کھلا نہ ہو، اس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو جو اس طرح چمک رہی ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارہ ہو۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے جلا یا جاتا ہو جس پر صبح و شام دونوں اوقات براہ راست دھوپ پڑنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ قریب ہے کہ اس کا تیل شفاف ہونے کی وجہ سے آگ لگائے بغیر خود ہی روشنی دینے لگے۔ اور جب اسے آگ چھوئے تو اس کی روشنی کا کیا عالم ہوگا؟! چراغ کی روشنی شیشے کی روشنی کو اور زیادہ بڑھاتی ہے۔ مومن کے دل میں جب ہدایت کا نور روشن ہو تو اس کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اسے قرآن کی پیروی کی توفیق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اشیاء کو ان سے ملتی جلتی چیزوں کی مثالیں بیان کر کے واضح کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ﴿36﴾ یہ چراغ ایسی مساجد میں روشن ہوتا ہے جن کے ادب و احترام اور بنانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان میں اذان، ذکر اور نماز کے ذریعے سے اس کے نام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش کے لیے دن کے اول و آخر میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

**نوائف:** ﴿اللہ تعالیٰ نے جنگ کے ذریعے سے غلامی کے اسباب تنگ کر دیے اور آزادی کے اسباب کو وسعت دی اور اس کی ترغیب دی۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے مال دے کر آزادی حاصل کرنا اور غلام کی مالی مدد کرنا تاکہ وہ آزادی حاصل کر سکے، یہ اس لیے ہے کہ غلام ایک ایسا حقیر طبقہ نہ بن جائے جسے حیاتی اپنا اسیر بنائے رکھے۔ ﴿مومن کا دل نور فطرت سے منور ہے اور ہدایت ربانی کا نور اسے مزید چار چاند لگا دیتا ہے۔ ﴿مسحیدیں رُوئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جنہیں اللہ نے بنایا ہے تاکہ ان میں اس کی عبادت کی جائے، اس لیے انہیں ظاہری اور معنوی گندگی سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ ﴿اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ”النور“ بھی ہے جو اس کی صفت نور پر مشتمل ہے۔

رَجَالٌ لَا تُلِهِمُ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَ  
 آيَتَاءِ الزَّكَاةِ يَتَيَحَّفُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾  
 لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ  
 مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ  
 بِقِيعَةٍ يَحْسِبُهُ الظَّانُّ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَ  
 وَجَدَ اللَّهُ عِنْدَهُ فَوْقَهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ  
 كَظَلْمِ تِيٍّ بَحْرٍ لَّجِيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ  
 سَحَابٌ طُلُمْتُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكِدْ  
 يَرَهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ  
 اللَّهُ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَفَّتْ كُلُّ قَدِّ  
 عِلْمِ صَلَاتِهِ وَسُبْحَانَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَبِاللَّهِ مُلْكُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزَيِّجُ سَحَابًا مَّمَّ  
 يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ  
 مِنَ السَّمَاءِ مَن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَ  
 يَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ طَيِّبًا كَادُ سَنَا بَرَقَهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾

﴿٣٧﴾ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر، کامل طریقے سے نماز ادا کرنے اور زکاۃ کے مصارف میں زکاۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل عذاب سے نجات پانے کی طمع اور اس کے خوف کے درمیان الٹ پلٹ ہو جائیں گے اور آنکھیں جس طرف بھی جائیں گی، الٹ کر رہ جائیں گی۔

﴿٣٨﴾ انہوں نے یہ عمل کیے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انہیں ان کی مزید جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جنہیں چاہے، ان کے اعمال کے مطابق بے شمار رزق دیتا ہے بلکہ ان کے اعمال سے بھی کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔

﴿٣٩﴾ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے کیے ہوئے اعمال کا انہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا جیسے نشیبی زمین میں سراب ہو جسے پیسا دیکھ کر پانی خیال کرے اور اس کی طرف چل پڑے مگر جب وہ وہاں پہنچے تو اسے کچھ بھی نہ ملے۔ یہی حال کافر کا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال اسے فائدہ دیں گے حتیٰ کہ جب مرنے کے بعد اسے اٹھایا جائے گا تو وہ ان کا ثواب نہیں پائے گا۔ وہ اپنے رب کو اپنے سامنے پائے گا جو اس کے اعمال کا پورا پورا حساب کرے اسے دے گا اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

﴿٤٠﴾ یا ان کے اعمال ان اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جن کے اوپر موجیں ہوں اور ان موجوں پر مزید موجیں ہوں، پھر اوپر بادل چھائے ہوئے ہوں جو ستاروں سے راہنمائی لینے میں بھی حائل ہوں۔ الغرض اندھیرے ہوں جو اوپر تہ تہ بہ تہ ہوں۔ ان اندھیروں میں گھرنے والا جب اپنا ہاتھ نکالے تو شدید اندھیرے کی وجہ سے وہ بھی اسے دکھائی نہ دے۔ یہی صورت حال اس کافر کی ہے جس پر جہالت، شکوک و شبہات، حیرت اور دل پر مہر لگ جانے کے اندھیرے پے در پے چھائے ہوئے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ گمراہی سے ہدایت کی راہ نہ دکھائے اور اپنی کتاب کا علم نہ دے تو اس کے لیے راہ پانے کی کوئی صورت ہے نہ روشنی حاصل کرنے کی کوئی کتاب۔

﴿٤١﴾ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نہیں جانتے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے، وہ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے، زمین کی تمام مخلوقات بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور فضا میں اپنے پر پھیلانے تمام پرندے بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ان تمام مخلوقات میں سے جو نماز ادا کرنے والے ہیں، جیسے انسان، تو اللہ ان کی نماز کو جانتا ہے اور جو تسبیح کرنے والے ہیں، جیسے پرندے، تو اللہ ان کی تسبیح کو بھی جانتا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے افعال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

﴿٤٢﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اکیلے اللہ ہی کے لیے ہے اور حساب و جزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹنا ہے۔

﴿٤٣﴾ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے، پھر انہیں تہ تہ اکٹھا کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان بادلوں کے اندر سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان کی جانب سے وہاں موجود گھنے بادلوں سے، جو اپنے بھاری بھرکم ہونے میں پہاڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں، جسے ہوئے پانی کے کنکروں جیسے ٹکڑے (اولے) نازل کرتا ہے، پھر یہ اولے اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے برساتا ہے اور جن سے چاہے انہیں ہٹا دیتا ہے۔ بادلوں سے نکلنے والی بجلی کی چمک اور روشنی اتنی شدید ہوتی ہے کہ گویا آنکھوں کی روشنی ہی لے جائے۔

**نوائف:** ﴿١﴾ مومن کو اپنی دنیاوی مصروفیات اور اخروی اعمال میں لازماً موازنہ کرنا چاہیے۔

﴿٢﴾ کافر کا عمل باطل ہے کیونکہ اس میں ایمان کی شرط نہیں پائی جاتی۔

﴿٣﴾ کافر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی مطبوع اور فرما نبردار مخلوقات سے خارج ہے۔

﴿٤﴾ بارش کے تمام مراحل اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور اس کی تقدیر سے ہیں۔

44) اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو چھوٹا بڑا کر کے اور ایک کو لاکر دوسرے کو ختم کر کے اُن میں رد و بدل کرتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ نشانیوں میں اللہ کی ربوبیت کے ایسے دلائل ہیں جن میں بصیرت والوں کے لیے ایسی عبرتیں ہیں جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کا ثبوت ہیں۔

45) اللہ تعالیٰ نے زمین پر چلنے پھرنے والے تمام جانداروں کو نطفے سے پیدا کیا ہے، سو ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل ریگ کر چلتے ہیں، جیسے سانپ اور بعض دو ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے انسان اور پرندے اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے چوپائے۔ اللہ جو چاہے، پیدا کرتا ہے، ان میں سے بھی جن کا ذکر ہوا اور ان میں سے بھی جن کا ذکر نہیں ہوا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

46) یقیناً ہم نے محمد (ﷺ) پر واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کے راستے کی رہنمائی کرتی ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے، اسے ایسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ راستہ اسے جنت تک پہنچاتا ہے۔

47) منافق کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اللہ کی اطاعت کی اور ہم نے اس کے رسول کی اطاعت کی، پھر ایک گروہ ان میں سے پھر جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان اور ان کی اطاعت کے دعوے کے باوجود اللہ کی راہ میں جہاد وغیرہ کے حکم میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کرتے۔ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت سے منہ پھرنے والے یہ لوگ مؤمن ہی نہیں، خواہ وہ اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں۔

48) جب ان منافقوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا یا جاتا ہے تاکہ رسول (ﷺ) ان کے آپس کے جھگڑے چکا دیں تو وہ اپنے نفاق کی وجہ سے آپ کے فیصلے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

49) اگر انھیں علم ہو کہ حق انھی کا ہے اور آپ فیصلہ انھی کے حق میں کریں گے تو پھر وہ مطیع اور فرمانبردار بن کر آپ کی طرف

يُقَلِّبُ اللَّهُ الْكَيْلَ وَاللَّهُ رَازِيٌّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٣٣﴾  
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّا فِينَهُمْ مِّن يَّمِينِي عَلَى بطنِهِ وَمِنْهُمْ  
مَّن يَّمِينِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّن يَّمِينِي عَلَى أَرْبَعِ طَيْلُوقُ اللَّهُ مَا  
يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٤﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ وَ  
اللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا  
بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فِرْقٍ مِّنْهُمْ مِّن بَعْدِ  
ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٦﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٣٧﴾ وَإِن يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ  
يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٣٨﴾ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ  
يَخَافُونَ أَن يُحَيِّفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٩﴾  
إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ  
بَيْنَهُمْ أَن يُقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٤٠﴾ وَمَن  
يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٤١﴾  
وَاقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُل لَّا  
تَقْسِمُوا طَاعَةَ مَعْرُوفَةَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٤٢﴾

10  
12  
11  
العنق

دوڑے آتے ہیں۔

50) کیا ان کے دلوں میں دائمی بیماری ہے یا یہ آپ کے اللہ کے رسول ہونے کے بارے میں شک میں ہیں یا انھیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول فیصلے میں ان پر ظلم کریں گے؟ مذکورہ بالا کسی چیز کی وجہ سے بھی ایسا نہیں، بلکہ اصل بات وہ بیماری ہے جو ان کے رسول اللہ (ﷺ) کے فیصلے سے منہ پھیرنے اور آپ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ جب اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ٹھکرانے والے منافقوں کا نقطہ نظر بیان کیا تو ساتھ ہی اس پر راضی ہونے والے اہل ایمان کا نقطہ نظر بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا یا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو وہ کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کا حکم مان لیا۔ انھی صفات کے حامل لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ 51) اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی بات مانے اور ان کے فیصلے تسلیم کرے اور گناہ و نافرمانی کے ارتکاب سے ڈرے اور اللہ کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے رک کر اس کے عذاب سے ڈرے تو بس یہی لوگ دنیا و آخرت کی جہانیاں سمیٹ کر کامیاب ہونے والے ہیں۔

52) منافق جتنی پختہ اور انتہائی قسمیں کھا سکتے ہیں، وہ کھا کھا کر کہتے ہیں: اگر آپ انھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیں گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: قسمیں نہ کھاؤ کیونکہ تمہارا جھوٹ معروف ہے اور تمہاری نام نہاد اطاعت کی حقیقت بھی معلوم ہے اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں، خواہ تم اسے جتنا بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

خواتین: مختلف اقسام کی مخلوقات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہیں۔ منافقوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے سے منہ پھرتے ہیں الایہ کہ اس فیصلے میں ان کا فائدہ ہو۔ اسی طرح دل کی بیماری، شہوک و شہوات اور اللہ کے بارے میں بدظنی کا شکار رہنا ان کی نمایاں صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور خوف الہی دنیا و آخرت میں کامیابی کے اسباب میں سے ہیں۔ جھوٹ پر قسمیں کھانا منافقوں کا عمومی طریقہ کار ہے۔

قُلْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ  
 مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تَطِيعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَی  
 الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغَةُ الْمُبِیْنَةُ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ  
 عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ  
 مِنْ قَبْلِهِمْ وَاَلَمْ یَكُنْ لَهُمْ دِیْنُهُمُ الَّذِی رِضِیْ لَهُمْ وَلَیْبُدِّ لَهُمْ  
 مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اٰمَنًا یَعْبُدُوْنَ نَبِیًّا لَّا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ  
 كَفَرَۢ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۗ ۞ ۵۴  
 اَتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۗ ۞ ۵۵  
 الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا وَاوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِْسٌ  
 الْمَصِیْرُ ۗ ۞ ۵۶ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَسْتَاذِ نِكُمْ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ  
 اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوْا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثٌ مَّرَّتٍ ۗ ۞ ۵۷  
 قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظُّهْرِ ۗ ۞ ۵۸  
 وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلَاثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَا  
 لَاعَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَ هُنَّ طَوْفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰی  
 بَعْضٍ ۗ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰیٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۗ ۞ ۵۹

۵۴) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں سے کہہ دیں: ظاہر و باطن میں اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو، پھر اگر تم ان دونوں کی اطاعت کرنے کے حکم سے منہ پھیر لو تو رسول صرف اس تبلیغ کا ذمہ دار ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور تم اس اطاعت کے جو ابدہ ہو جو تم پر لازم کی گئی ہے اور اس پر عمل کے ذمہ دار ہو جو وہ رسول لایا ہے۔ اگر تم وہ کام کر کے جس کے کرنے کا رسول نے تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے رک کر جس سے اس نے تمہیں روکا ہے، اس کی اطاعت کرو تو حق کی راہ پا جاؤ گے۔ رسول (ﷺ) کے ذمے تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اس کی ذمہ داری تمہیں پکڑ کر ہدایت پر لگانا اور جبراً اس کا پابند کرنا نہیں ہے۔

۵۵) تم میں سے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے گا اور انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے مومنوں کو اس میں خلیفہ بنایا تھا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے دین، جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے، یعنی دین اسلام کو ضرور مضبوط اور غالب کرے گا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ خوف کے بعد انہیں امن و امان عطا کرے گا۔ وہ مجھ اکیلے کی عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ان نعمتوں کے بعد جس نے ناشکری کی تو یقیناً وہی لوگ اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

۵۶) پورے ارکان و واجبات کے ساتھ نماز ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور رسول نے تمہیں جو حکم دیا ہے، اسے مان کر اور جس سے تمہیں منع کیا ہے، اس سے رک کر اس کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ کی رحمت پا لو۔

۵۷) اے رسول (ﷺ)! آپ یہ خیال بھی نہ کرنا کہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں پر جب میں عذاب نازل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ کہیں بچ نکلیں گے۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو تو یقیناً وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۵۸) جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے آزاد بالغ لوگوں کے اجازت لینے کے احکام ذکر فرمائے تو یہاں غلاموں اور نابالغ آزاد بچوں کے اجازت طلب کرنے کے احکام ذکر کر دیے اور اس کی وضاحت کر دی کہ سچے جب بالغ ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے، چنانچہ فرمایا:

۵۹) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمہارے غلام، لونڈیاں اور وہ آزاد بچے جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، وہ بھی تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں: صبح کی نماز سے پہلے جو نیند کے لباس کا بیداری والے لباس سے بدلنے کا وقت ہے اور دوپہر کے وقت جب تم قبیلے کے لیے اپنے (باہر پہننے والے) کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد کیونکہ وہ تمہاری نیند کا اور بیداری کے کپڑے اتارنے اور سونے والے کپڑے پہننے کا وقت ہے۔ یہ تینوں اوقات تمہارے پردے کے ہیں۔ ان میں وہ تم سے اجازت لیے بغیر تمہارے پاس نہ آئیں۔ ان اوقات کے علاوہ اگر وہ اجازت لیے بغیر تمہارے پاس آئیں تو تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر۔ ان کا تمہارے پاس کثرت سے آنا جانا ہوتا ہے اور تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہو، اس لیے ہر وقت اجازت لینا باعث مشقت ہے اور انہیں پابند کرنا مشکل ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کے احکام تمہارے سامنے کھول کر بیان کیے ہیں، اسی طرح اس نے وہ آیات بھی کھول کھول کر بیان کی ہیں جو تمہارے لیے اس کے دوسرے شرعی احکام بیان کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصیحتوں کو خوب جانتا ہے اور جو احکام اس نے اپنے بندوں کو دیے ہیں، ان میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

**نوائذ:** رسول اکرم ﷺ کی پیروی ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے۔

داعی کو چاہیے کہ وہ پوری محنت و کوشش سے دعوت کا کام کرے جبکہ نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

ایمان اور نیک عمل زمین میں اقتدار اور امن و امان کے بنیادی اسباب ہیں۔

لوگوں کی پردے کی چیزیں ظاہر ہونے کے اوقات میں اجازت لے کر ان کے پاس جانے کے بارے میں غلاموں اور بچوں کو ادب سکھانا چاہیے۔



﴿59﴾ جب تمہارے بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی گھر میں داخل ہوتے وقت تمام اوقات میں اجازت لینے چاہیے جیسا کہ بڑوں کے بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اجازت کے احکام بیان کیے ہیں، اسی طرح وہ تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جاننے والا ہے اور جو شریعت اس نے انہیں دی ہے، اس میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

﴿60﴾ بڑی بوڑھی عورتیں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض اور حمل سے مایوس ہو گئی ہوں جنہیں نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو، وہ اگر اپنے بعض اوپر والے کپڑے جیسے چادر یا برقع وغیرہ اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا پوشیدہ بناؤ سگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں جس کے چھپانے کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ یہ کپڑے بھی نہ اتاریں تو ان کے لیے زیادہ بہتر اور حد درجہ پردے اور پاک دامنی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اقوال خوب سننے والا، تمہارے افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمہیں ان کا بدلہ دے گا۔

﴿61﴾ نابینا، جو بصارت سے محروم ہو، لنگڑا اور مریض اگر جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ کی یہ ذمے داریاں چھوڑ دیں جو وہ پوری نہ کر سکیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اے مومنو! تم پر اپنے گھروں سے اور انھی میں تمہارے بیٹوں کے گھر بھی ہیں یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، یا جن گھروں کی حفاظت پر تم مامور ہو، جیسے باغ کا چوکیدار تو اس میں سے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے دوست کے گھر سے اس کی مرضی اور اجازت سے معمول کے مطابق کھاؤ۔ تم اکیلے اکیلے کھاؤ یا اکٹھے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ سو جب تم مذکورہ گھروں وغیرہ میں

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا  
اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ  
آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي  
لَا يَرَجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ  
شْيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ  
خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى  
حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ  
وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ  
بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ  
أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ  
أَوْ بُيُوتِ أُخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَلَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتُمْ  
مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ  
تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا  
فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةٌ  
طَيِّبَةٌ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾

داخل ہونے لگو تو گھر میں موجود افراد کو سلام کرتے ہوئے یوں کہو: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ!** اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو اپنے اوپر سلامتی بھیجتے ہوئے یوں کہو: **السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ** (ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو)۔ یہ اللہ کی طرف سے نہایت مبارک تحفہ ہے جو اس نے تم پر لازم ٹھہرایا ہے کیونکہ اس سے تمہارے درمیان الفت و محبت عام ہوتی ہے۔ یہ نہایت پاکیزہ تحفہ ہے جس سے سننے والے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سورت میں مذکورہ بالا وضاحت کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم انہیں سمجھ لو اور ان میں بیان کی گئی باتوں پر عمل کرو۔

**فوائد:** ﴿60﴾ بوڑھی عورتوں کو بعض کپڑے (چادر اور برقع) اتارنے کی اجازت اس مسئلے سے شک و شبہ دور کرنے کے لیے ہے۔

﴿61﴾ دین کے معاملے میں احتیاطی و پرہیزگار لوگوں کا شیوہ ہے۔

﴿61﴾ شرعی عذر احکام شریعت کے لازم ہونے میں تخفیف (نرمی و کمی) کا باعث بنتے ہیں۔

﴿61﴾ مسلمان معاشرہ بھائی چارے، ہمدردی اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنے والا معاشرہ ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا  
 مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ  
 الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
 فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذَنَ لِمَن شِئْتَ مِنْهُمْ  
 وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٣﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ  
 الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ  
 يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلِيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ  
 أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا  
 فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ  
 يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٥﴾

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ مَبْنِيَّةٌ عَلَىٰ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾

بِالَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَوَلَّهُ بِكُنُ  
 لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾

جب اللہ تعالیٰ نے داخل ہوتے وقت اجازت لینے کا ذکر کیا تو واپس جاتے ہوئے اجازت لینے کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

﴿١٣﴾ اپنے ایمان میں سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب وہ مسلمانوں کی بہتری سے متعلق کسی معاملے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہوں تو جب تک نبی اکرم ﷺ سے جانے کی اجازت نہ لے لیں، واپس نہیں جاتے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو لوگ آپ سے اجازت لے کر واپس جاتے ہیں، وہی صحیح معنوں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، چنانچہ ایسے لوگ جب آپ سے اپنے کسی اہم کام کے لیے اجازت مانگیں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں، اجازت دے دیں اور ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگیں۔ بلاشبہ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔

﴿١٤﴾ اے ایمان والو! رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و تکریم کرو، لہذا جب آپ کو بلاؤ تو آپ کا نام لے کر یا آپ کے والد کا نام لے کر نہ بلاؤ، مثلاً: یا محمد اور یا ابن عبد اللہ، جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلا تے ہو۔ لیکن تم یوں بلاؤ: یا رسول اللہ! یا نبی اللہ! جب آپ (ﷺ) تمہیں کسی عمومی معاملے کے لیے بلائیں تو آپ کے اس بلاؤے کو ایک دوسرے کے بلاؤے کی طرح نہ سمجھو جو عام طور پر معمولی کاموں کے لیے ہوتا ہے، بلکہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے ارشاد کی فوراً تعمیل کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو اجازت لیے بغیر چپکے سے نکل جاتے ہیں، اس لیے رسول اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کہیں اللہ کی طرف سے کوئی آفت اور آزمائش آ پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب آجائے جو ان کی برداشت ہی سے باہر ہو۔

﴿١٥﴾ آگاہ رہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا اکیلا اللہ ہے۔ لوگو! تم جس روش پر بھی ہو، وہ اسے بخوبی جانتا ہے۔ اس سے تمھاری کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں۔ قیامت کے دن جب موت کے بعد انھیں اٹھا کر اس کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ انھیں ان اعمال کے بارے میں بتائے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں۔

سورة الفرقان کی ہے

**سورت کے بعض مقاصد:** غلبہ و کامیابی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کے لیے ہے اور مشرکین کے شبہات دور کیے گئے ہیں۔

**تفسیر:** ﴿١﴾ بہت بابرکت اور خیر والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے رسول اور پیغمبر بنے اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہو۔

﴿٢﴾ وہ اللہ جس اکیلے کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس کی کوئی اولاد ہے نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا اور اپنے علم و حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہر چیز کی مناسبت سے اس کی تخلیق کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا۔

**نوائے:** ﴿١﴾ دین اسلام نظم و ضبط اور آداب پر مشتمل دین ہے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے میں نہایت خیر و برکت ہے۔

﴿٢﴾ رسول اکرم ﷺ کی قدر و منزلت کا تقاضا ہے کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ کی عزت و توقیر اور ادب و احترام کیا جائے۔

﴿٣﴾ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی مخالفت کی نحوست بیان ہوئی ہے۔

﴿٤﴾ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ  
وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا  
وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا<sup>3</sup> وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا  
إِفْكٌ لِفِتْرَةِهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا  
ظُلْمًا وَزُورًا<sup>4</sup> وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ  
تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا<sup>5</sup> قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ  
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا<sup>6</sup> وَقَالُوا  
مَا لَ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَسْئَلُ فِي الْأَسْوَاقِ  
لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا<sup>7</sup> أَوْ يُلْقَى  
إِلَيْهِ كِتَابٌ أَوْتَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ  
إِنَّ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا<sup>8</sup> أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا الْكَافِرِينَ  
الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا<sup>9</sup> تَبَارَكَ الَّذِي  
إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَدَّتِ تَجْرِي  
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا<sup>10</sup> بَلْ كَذَّبُوا  
بِالسَّاعَةِ وَاعْتَدُوا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا<sup>11</sup>

360

3 مشرکوں نے اللہ کے سوا انھیں معبود بنا لیا ہے جو چھوٹی یا بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انھیں عدم سے وجود بخشا۔ یہ تو اپنی جان سے نقصان دور کر سکتے ہیں نہ اپنے لیے نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی زندہ کو مار سکتے ہیں اور نہ کسی میت کو زندہ کر سکتے ہیں اور نہ مردوں کو ان کی قبروں سے اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے انھیں اللہ کے ساتھ ان کے شرک کے بارے میں نصیحت فرمائی تو ساتھ ہی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں ان کا موقف بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

4 اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے محمد (ﷺ) نے خود گھڑ کر اللہ پر بہتان لگاتے ہوئے اس کی طرف منسوب کر دیا اور اس کے گھڑنے میں اور لوگوں نے بھی اس سے تعاون کیا ہے۔ دراصل ان کافروں نے ایک نہایت ہی جھوٹی بات گھڑ لی ہے۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے، کسی انسان یا جن کے بس کی بات ہی نہیں کہ وہ ایسا کلام بنالائے۔

5 قرآن کو جھٹلانے والے ان لوگوں نے کہا: یہ قرآن تو پہلے لوگوں کے افسانے اور جھوٹی کہانیاں ہیں جو وہ لکھتے تھے۔ محمد (ﷺ) نے انھیں نقل کر لیا ہے۔ بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔

6 اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: یہ قرآن اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور یہ گھڑا ہوا نہیں جیسا تم سمجھتے ہو، پھر انھیں تو بے کاشوق دلاتے ہوئے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

7 نبی اکرم ﷺ کو جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: یہ جو خود کو اللہ کا رسول سمجھتا ہے، اسے کیا ہے کہ یہ اسی طرح کھانا کھاتا ہے جیسے دوسرے لوگ کھاتے ہیں اور معاش کی تلاش کے لیے

بازاروں میں بھی جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جو اس کا رفیق کار ہو، اس کی تصدیق کرے اور مددگار بھی ہو۔

8 یا اس پر آسمان سے کوئی خزانہ ہی اتار دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس کے پھل وہ کھاتا اور اسے بازاروں میں جانے کی ضرورت نہ ہوتی اور وہ روزی روٹی کی فکر سے آزاد ہوتا۔ ان ظالموں نے کہا: اے مومنو! تم کسی رسول کی پیروی نہیں کر رہے۔ تم تو بس ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس کی عقل جادو کے اثر سے صحیح کام ہی نہیں کرتی۔

9 اے رسول (ﷺ)! دیکھیں! تاکہ آپ کو ان پر جبرانی ہو کہ کس طرح کے باطل اوصاف آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جادوگر ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس پر جادو کا اثر ہے اور کبھی جمنوں اور دیوانہ کہتے ہیں۔ چنانچہ یہ خود حق سے بھٹک گئے ہیں اور ہدایت کے راستے پر چلنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ آپ کی سچائی اور امانت پر جرح کرنے کی کوئی راہ انھیں سمجھائی دیتی ہے۔

10 اللہ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو ان کی آپ کے لیے تجویز کی ہوئی چیزوں سے بہت بہتر آپ کو عطا کر دے، یہ کہ وہ آپ کو دنیا میں ایسے باغات عطا کرے جن کے مہلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہوں اور آپ ان کے پھل کھائیں اور آپ کو بہت سے مہلات عطا کر دے جن میں آپ ناز و نعمت سے رہیں۔

11 یہ سب باتیں جو وہ کہہ رہے ہیں، یہ حق کی طلب یا دلیل کی تلاش کے لیے نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے قیامت کو جھٹلا دیا ہے اور جس نے قیامت کو جھٹلایا، اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی بہت بڑی آگ تیار کر رکھی ہے۔

**نوائف:** ان آیات میں معبود بحق کی یہ صفات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ پیدا کرنے والا، نفع دینے کا مالک اور موت و زندگی دینے والا ہے جبکہ بت ان تمام خوبیوں سے عاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت اور رحمت کا اثبات ہے۔ رسالت کی وجہ سے رسول کی ذات سے بشریت کی نفی لازم نہیں آتی۔ نبی اکرم ﷺ کی تواضع کا بیان کہ آپ عام لوگوں کی طرح رہتے تھے۔

إِذَا رَأَوْهُم مِّن مَّكَانٍ أَعْيِدْ سَمْعُهَا تَعْتَظُ وَزَفِيرًا ۙ<sup>١٢</sup>  
 وَإِذَا الْقَوْمُ مِنهَا مَكَانًا ضَيْقًا مُّقْرِنِينَ دَعَا هُنَا لَكَ  
 ثُبُورًا ۙ<sup>١٣</sup> لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا  
 كَثِيرًا ۙ<sup>١٤</sup> قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ  
 الْمُتَّقُونَ ۗ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ۙ<sup>١٥</sup> لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ  
 خَالِدِينَ ۗ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدٌ مَّسْئُورًا ۙ<sup>١٦</sup> وَيَوْمَ يُحْشِرُهُمُ  
 وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضَلَلْتُمْ  
 عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۙ<sup>١٧</sup> قَالُوا سُبْحَانَكَ  
 مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَ  
 لَكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا  
 بُورًا ۙ<sup>١٨</sup> فَقَدْ كَذَّبْتُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا سَتِطِيعُونَ صَرْفًا  
 وَلَا نَصْرًا وَمَنْ يَظْلِم مِّنكُمْ نُدِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۙ<sup>١٩</sup>  
 وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنَّهُمْ لِيَأْكُلُونَ  
 الطَّعَامَ وَيَشْرَبُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ  
 لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۙ<sup>٢٠</sup>

۱۲ جب یہ آگ دور سے ان کافروں کو دیکھے گی کہ انہیں اس کی طرف ہانک کر لایا جا رہا ہے تو کافر شدت غضب سے اس کا کھولنا، پھرنانا اور ہاڑنا سن لیں گے۔

۱۳ جب یہ کافر اس طرح جہنم کی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنجیروں سے جڑے ہوں گے تو یہ اس سے نجات کی امید پر اپنے لیے ہلاکت و بربادی اور موت ہی موت پکاریں گے۔

۱۴ اے کافرو! آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں اور موتوں کو پکارو، لیکن پھر بھی تمہارا مطالبہ پورا نہ ہوگا، بلکہ اس دردناک عذاب میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

۱۵ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: کیا یہ مذکورہ عذاب جس کی تفصیل تمہارے لیے بیان ہوئی ہے، زیادہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت جس کی نعمتیں دائمی ہیں اور کبھی ختم نہ ہوں گی؟ یہی وہ جنت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں میں سے متقیوں اور پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے لیے ثواب اور قیامت کے دن ان کے لوٹنے کی اصل جگہ بنے گی۔

۱۶ ان کے لیے اس جنت میں وہ سب نعمتیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ یہ اللہ کے ذمے وعدہ ہے جس کا اس کے متقی بندے اس سے سوال کریں گے اور اللہ کا وعدہ ہر صورت پورا ہوگا کیونکہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

۱۷ اللہ تعالیٰ جس دن جھٹلانے والے مشرکوں کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے رہے، انہیں جمع کرے گا تو ان معبودوں کے عبادت گزاروں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان معبودوں سے کہے گا: کیا میرے ان بندوں کو تم نے اپنی عبادت کا حکم دے کر گمراہ کیا تھا یا یہ از خود ہی گمراہ ہوئے تھے۔

۱۸ وہ معبود کہیں گے: اے ہمارے رب! تو اس بات سے پاک ہے کہ تیرا کوئی شریک ہو۔ خود ہمیں ہی زبانہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے تو ہم تیرے بندوں کو یہ دعوت کیسے دے سکتے تھے کہ وہ تجھے چھوڑ کر ہماری عبادت کریں؟!

لیکن تو نے ان مشرکوں کو ڈھیل دیتے ہوئے دنیا کی لذتوں کا سامان دیا اور اس سے پہلے تو نے ان کے آباء و اجداد کو بھی دنیوی فائدہ دیا یہاں تک کہ وہ تیری نصیحت بھلا بیٹھے اور انہوں نے تیرے ساتھ غیروں کی عبادت کی۔ یہ اپنی بدبختی کی وجہ سے ہلاک ہونے والے لوگ ہی تھے۔

۱۹ سوائے مشرکوں! جن کی تم نے اللہ کے سوا عبادت کی، انہوں نے یقیناً تمہاری تمام باتوں کو جھٹلایا جن کا تم نے ان کے بارے میں دعویٰ کیا تھا۔ اب اپنی بے بسی کی وجہ سے نہ تم میں خود سے عذاب دوہر کرنے کی طاقت ہے نہ اپنی مدد کرنے کی ہمت۔ اے مومنو! تم میں سے جس نے اللہ کے ساتھ شکر کر کے ظلم کیا، ہم اسے بھی اسی طرح کا بڑا عذاب چکھائیں گے جس طرح کا انہیں چکھایا جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب مشرکوں نے اس بات کو برا سمجھا کہ رسول (ﷺ) کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا:

۲۰ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، وہ سب کے سب بشر تھے۔ وہ کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔ آپ اس حوالے سے رسولوں میں انوکھے نہیں ہیں۔ اے لوگو! ہم نے مال و دولت، فقر، صحت اور بیماری میں اس اختلاف کے باعث تمہیں ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ تمہیں جس آزمائش میں ڈالا گیا ہے، کیا تم اس پر صبر کرو گے کہ اللہ تمہیں تمہارے صبر کا بدلہ دے؟! اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے کہ کون صبر کرتا ہے اور کون نہیں، نیز کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے۔

**نوائے:** یہاں ترغیب و ترہیب کو اکٹھا کر دیا گیا ہے، یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور اس کے ثواب کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ دنیا کا ساز و سامان اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے۔ رسولوں کا بشر ہونا لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے تاکہ ان کے ساتھ عام برتاؤ میں آسانی ہو۔ نعمتوں اور سزاؤں میں لوگوں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ امتحان ہے جو وہ اپنے بندوں سے لیتا ہے۔